یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered. L. 4352.

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا +

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے +

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے +

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے مگر ناپسند واپس کرنیکا وعدہ نہیں +

اخبار اہلحدیث امرتسر

بجز نبی مصطفیٰ کسی کی نہ تھا ... مت دیکھ کسی کا قول و کردار ... جو کسی نے تو نقل کیا ہے یا وہم و خطا کا دخل کیا ہے

نمبر ۳

شرح قیمت سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ۔ ۔ عسہ

والیان ریاست سے ۔ ۔ مہ

رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ للعہ

عام خریداروں سے ۔ ۔ ۲/۱۲

" " ششماہی ۱؍۸

ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ

" ششماہی ۳ شلنگ

اُجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے +

امرتسر ۔ یوم جمعہ ۔ مورخہ ۱۵ شوال ۱۳۲۵ ہجری مطابق ۲۲ ۔ نومبر ۱۹۰۷ء

امرتسر میں قمار بازی

قابل توجہ گورنمنٹ

قمار بازی کے بد نتائج سے کسی فرد بشر کو انکار نہوگا۔ اسی لئے قرآن مجید میں اسکو شرک کے ساتھ شمار کیا گیا ہے حالانکہ قرآن مجید کی اصطلاح میں شرک سب سے بڑا گناہ ہے ۔ مگر قمار بازی کے بد نتائج کے لحاظ سے اسکو بھی اکبر الکبائر گناہ کے ساتھ شمار کیا ہے چوری ۔ خون ۔ شراب خوری تو اس کے ادنےٰ نتائج ہیں اور کشت و خون بھی اس سے دور نہیں ۔ گورنمنٹ انگریزی نے بھی اسکو جرم قرار دیا ہے ۔ چنانچہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۶۷ء مصدرہ ۲۵ فروری سنہ ۱۸۶۷ء کی پانچویں دفعہ یہ ہے :-

"**دفعہ ۵** ۔ اگر مجسٹریٹ ضلع یا اور عہدہ دار مفوض باختیارات کامل مجسٹریٹ یا ضلع کا سپرنٹنڈنٹ پولیس بروقت اطلاع یابی معتبر اور بعد ایسی تحقیقات کے جو اس کے نزدیک ضروری ہو بوجہ اس امر کے باور کرنے کی پاوے کہ کوئی مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ بطور مکان قمار بازی عام کے مستعمل ہے تو اس کو اختیار ہے کہ حسب اس قدر مدد کے جو ضروری تصور کیجاوے رات یا دن میں بجبر اگر جبر کی ضرورت ہو ہر ایسے مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ میں خود داخل ہو یا بذریعہ اپنے وارنٹ کے کسی عہدہ دار پولیس کو جو اُس رتبہ سے کمتر نہو جسے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یا چیف کمشنر اس کام کے لئے مقرر کریں داخل ہونے کی اجازت دے اور جائز ہے کہ تمام اشخاص کو جنکو وہ یا عہدہ دار مذکور وہاں پاوے خود گرفتار کرے یا اُس عہدہ دار کو گرفتار کرنے کی اجازت دے عام اس سے کہ وہ اُس وقت فی الواقع مصروف قمار بازی ہوں یا نہوں اور تمام آلات قمار بازی اور تمام زر نقد و اشیا رکفالت زر نقد اور اشیا مالیتی جنکی نسبت عقلاً یہ اشتباہ ہوتا ہو کہ بغرض قمار بازی مستعمل ہوئی ہیں ۔ یا استعمال کرنے کی نیت کی گئی ہو اور جو وہاں پائی جائیں انکو گرفتار کرے یا عہدہ دار مذکور کو اجازت گرفتار کرنے کی دے اور جب خود اُس کے یا عہدہ دار مذکور کے نزدیک وجہ باور کرنے اس امر کے ہو کہ کوئی آلات قمار بازی مخفی کئے گئے ہیں تو اُس مکان یا احاطہ محدود بدیوار یا کمرہ یا جگہ کے تمام حصوں کی جنمیں وہ خود یا عہدہ دار مذکور پہنچ کر گرفتار کیا ہو تلاشی کرکے تمام آلات قمار بازی جو اُس تلاشی سے دستیاب ہوں گرفتار کرے اور اپنے قبضہ میں لائے یا اُس عہدہ دار کو اجازت اس امر کی دے"

ضروری اطلاع ۔ گزشتہ ہفتہ پہلے اور دوسرے ہفتہ اطلاع آنے پر دوبارہ مفت ۔ تیسرے ہفتہ قیمت ارسال کی جاوے ۔ ان ۲ پرچہ ۔ اخبار مگر نمبر کا نمبر اور نمبر خریدار ساتھ لکھنا ضروری ہے ۔ **مینیجر**

ahmadimuslim.de

مگر ہم اس دفعہ امرتسر میں اس کے برخلاف برتاؤ کو دیکھ کر ایسے متحیر ہوئے ہیں کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ ایکٹ تمام یا خاص کر دفعہ ۱۳ کو کسی اور ایکٹ نے منسوخ کر کے اس فعل بد (قمار بازی) کو جائز قرار دیا ہے یا امرتسر اپنی بدقسمتی سے انگریزی عملداری یا کم سے کم اس قانون کے نفاذ سے خارج ہے۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ اگر قمار بازی جرم ہو جیسا کہ دفعہ مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے تو امرتسر کی پبلک تین چوتھائی جرائم پیشہ ہو چکی ہے دیوالی کو بھی جانے دیجئے جس کی بابت گورنمنٹ کو ہندو قمار بازوں نے دھوکہ دے رکھا ہے کہ اس روز جوا کھیلنا ہمارا مذہبی شعار ہے جیسا مسلمان آوارہ گردوں نے محرم کے متعلق گورنمنٹ کو دھوکہ دے رکھا ہے کہ تعزیہ بنانا ہمارا مذہبی کام ہے، امرتسر میں تو یہ غضب ہے کہ دن دہاڑے ہر وقت دن دوگنی رات چوگنی اس فعل بد کی ترقی ہے بلا مبالغہ یہ بات ہے کہ جس طرح امرتسر دیگر اجناس کی پنجاب میں اعلیٰ منڈی ہے اسی طرح قمار بازی کی بھی آج بڑی منڈی بن رہا ہے امرتسر میں جو گذشتہ ایام میں مہاجنوں کے دیوالے نکلے ہیں یا آئندہ کو نکلیں گے ان میں قمار بازی کو بہت بڑا دخل ہے۔۔

ہم نے جو اس بلائے بے درمان کی تہ کو تلاش کیا تو بعض پولیس والوں اور بعض قمار بازوں سے یہ معلوم ہوا کہ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر نے اس کو جرم قرار نہیں دیا اس لئے عام اجازت ہے لہذا ہم اپنے صوبہ کے اعلیٰ حاکم رعایا پرور لفٹنٹ گورنر سر ڈنزل ابٹسن کی گورنمنٹ کو اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ از راہ رعایا پروری بموجب ایکٹ نمبر ۳ ۱۸۶۷ء اس فعل بد کی بندش فرما دیں اور اگر ایکٹ مذکور منسوخ ہو چکا ہے تو براہ رعایا نوازی اس کو دوبارہ بحال کرنے کی کوشش فرما دیں ورنہ ایک روز ضرور آنے والا ہے کہ امرتسر کا شہر بلکہ تمام ضلع قمار بازی کے سبب سے دیوالیہ اور مجرم ہو جائیگا۔

امید ہے امرتسر کا معزز پالیٹیکل اخبار وکیل بھی اس پر ضرور توجہ کریگا۔

تعزیہ

امسال بھی مثل گذشتہ سال کے تعزیہ کے متعلق ایک اشتہار نکالنے کا ارادہ ہے جس میں تعزیہ کی حرمت پر سب اہل سنت علماء کرام کے دستخط ہونگے پس ناظرین ہمکو اس کار خیر میں مدد دیں کہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے جن کے دستخط گذشتہ سال اس میں شائع نہیں ہوئے، تعزیہ کی مخالفت کے دستخط کروا دیں مضمون صرف اتنا کافی ہے کہ تعزیہ منع ہے یا یہ کہ تعزیہ بنانا حرام ہے۔ امید ہے ناظرین دینی کاموں میں سرگرمی رکھنے والے احباب اپنے اپنے علاقہ کے علماء سے دستخط کرا کر دفتر اہلحدیث میں بہت جلد بھجوا کر عند اللہ اجر عظیم پاوینگے۔

جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے فیصلہ

مولوی صاحب موصوف کی کل خط و کتابت ہم شائع کر چکے ہیں۔ ہر چند مذہبی اور اخلاقی طور پر ہر ایک شریف مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے معاہدہ کو پورا کرے معاہدہ پورا نہ کرنے والوں کو عرف شریعت میں منافق کہا گیا ہے۔ لیکن مولوی صاحب چونکہ ایک دفعہ اس قسم کے فیصلے میں فیل ہو چکے ہیں اس لئے وہ کسی طرح سے بھی معاہدہ کی پابندی پر نہیں آتے لہذا ہم پبلک کو اصل حال سنا کر آئندہ کے لئے اس مسئلہ کو داخل دفتر کرتے ہیں ہمارے صلح جو احباب جو خانہ جنگی سے بیزار ہیں بلکہ یاد رکھیں کہ ہم اُن سے زیادہ خانہ جنگی سے بیزار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے ایسے اختلافات کے لئے منصفوں کی تجویز کی تھی اور قوم میں ایک مثال قائم کر دی ہے کہ بجائے تو تو میں میں کرنے کے اس قسم کے اختلافات کو خانگی منصفوں کی سپرد کر کے فیصلہ کرا لیا کریں۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب کو چونکہ خانگی جھگڑوں ہی میں مزہ آتا ہے اس لئے وہ اسی میں سرگرداں رہتے ہیں۔ ایک طرف علماء آرہ کو کوستے ہیں کہ انہوں نے ان کے برخلاف فیصلہ کیوں دیا ایک طرف جناب مولانا ابو عبید اللہ احمد اللہ صاحب امرتسری کو بُرائی سے یاد کرتے ہیں ایک طرف جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کو جاہل ایسا اور ویسا لکھتے ہیں حالانکہ جھگڑا کیا ہے؟ یہ کہ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے معتقد اور مقتدی انکو امام صاحب لکھتے ہیں جس میں نہ کسی آیت و حدیث کی مخالفت ہے نہ کسی قانون کی خلاف ورزی ہے مگر مولانا بٹالوی کے دل و دماغ میں یہ بات سما گئی ہے کون کمال ہے کہ آپ نے جھٹ سے اس بڑے ضروری مسئلہ پر مضمون نویسی شروع کر دی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اگر آنجناب اس طرف توجہ نہ کرتے تو خدا جانے اسلام کا کونسا رکن بوسیدہ ہو کر گر جاتا۔ پھر یہ بھی نہیں کہ معمولی طور پر آپ کسی مسئلہ کی تحقیق لکھتے ہوں نہیں بلکہ آپ کی تحریرات دیکھنے والوں سے یہ امر مخفی نہ ہوگا کہ دس سطر اگر دس لفظ ہیں تو ۶-۷ محض دل آزاری اور فریق مخالف کی تذلیل اور تحقیر کے لئے زائد کئے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی مسئلہ کے متعلق آپ مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور ان کے معتقدین کو بار بار جباری پارٹی لکھتے ہیں اسی طرح جماعت اہلحدیث کے ایک اعلیٰ رکن جو اپنی حلم اور بردباری کی وجہ سے مشہور ہیں یعنی جناب مولانا ابو الطیب محمد شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی نے ایک خط میں مجھے لکھا ہے کہ:

"جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب کا اشاعۃ السنۃ میرے پاس پہونچا ہم نے اسکو کھولکر پڑھا دوسرے دن اسکا پلندہ بنا کر انکی خدمت میں واپس کر دیا اور ایک خط طویل انکو لکھا ہم جناب مولوی صاحب پر بہت افسوس کرتے ہیں انہوں

ahmadimuslim.de

نے اپنے علم و فضل کو ڈبو دیا اُن کے نزدیک ساری لوگ جاہل اور وہ خود ایک فرد کامل علم کے ہیں۔" ۱۸ رمضان ۱۳۲۵ھ

غرض مولوی محمد حسین صاحب کو خانہ جنگی سے کچھ خاص انس ہے گو ہمیں تو اس سے نفرت ہے اس لئے ہم آپکا مسلہ فیصلہ آج شائع کر کے آئندہ کچھ وقت تک خاموش رہینگے۔

ناظرین اہلحدیث کو یاد ہوگا کہ میری عربی تفسیر کے متعلق حضرات علماء غزنویہ نے ایک فتویٰ مرتب کیا تھا جس پر مولوی محمد حسین صاحب کے دستخط ہی بڑی فخر سے درج تھے کہ مصنف تفسیر (خاکسار) اہل سنت سے خارج ہے اسکا میں نے جواب لکھا اور بفضلہ تعالیٰ انہی علماء کے قلم سے اُس فتوےٰ کو رد کرایا جنہوں نے فتوائے غزنویہ پر دستخط کئے تھے یہ نزاع یہاں تک بھی ختم نہوا تو آرہ میں تین علماء جناب مولوی حافظ عبداللہ صاحب جناب مولوی شمس الحق صاحب جناب مولوی شاہ عین الحق صاحب) منصف مقرر ہوئے ہر سہ منصفان نے بالاتفاق فیصلہ دیا کہ مصنف تفسیر اہل سنت اور اہلحدیث ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اس فیصلہ پر ایک اپیل لکھا جسکی بابت آپ فرماتے ہیں:-

"اس فیصلہ میں اہل اصول مذہب اہلحدیث کو چھوا تک نہیں صرف جزئیات مسائل میں محاکمہ کیا ہے اس امر کی تفصیل با دلیل خاکسار نے اسی فیصلہ کی اپیل میں چالیس صفحہ میں کی ہے جو فاضل منصفوں کی خدمت میں بغرض نظر ثانی پیش کی گئی ہے۔ وہ اپیل ہنوز والد کی مکری میں پھر رہی ہے اور اصل رنج و تینوں منصفوں کے کامل اجلاس میں پیش نہیں ہوئی۔ اس اپیل کے اصول کی نسبت دو منصفوں نے فرداً فرداً رائے ظاہر کر دی ہے جس سے دلائل اپیل کے کبریٰ کی کلیت صحیح و مسلم ہو چکی ہے۔ اگر ان کو کچھ شک و تامل ہے تو ایجاب صغریٰ میں ہے جو آپ کا اصل رسالہ آیات متشابہات دیکھکر رفع ہو جائیگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور در صورت عدم ثبوت ایجاب صغریٰ خاکسار بڑی خوشی سے اپنی اپیل و اعتراض کو واپس لے لیگا۔" (اشاعۃ ج ۲۱ صلا)

اس تحریر میں عبارت زیر خط خاص قابل غور ہے جس میں مولوی صاحب نے صاف اقرار کیا ہے کہ منصف صاحبان نے اگر آپ کے برخلاف فیصلہ کیا تو آپ تسلیم کرینگے۔ مولوی صاحب کی اس تقریر کو اردو دانوں کے ذہن نشین کرنے کے لئے ذرہ تشریح کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ ہر دلیل کے دو جزو ہوتے ہیں ایک کا نام صغریٰ دوسرے کا نام کبریٰ ہوتا ہے۔ قانون کی کتابوں میں جو سزائیں لکھی ہوئی ہیں کہ فلاں جرم پر فلاں سزا ہے یہ بمنزلہ کبریٰ کے ہے اور عدالت میں جو کسی ملزم پر مقدمہ ہوتا ہے تو اُس میں صرف صغریٰ ہی پر بحث ہوتی ہے۔ کبریٰ تو مسلم ہوتا ہے۔ اس مثال سے ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ اصل بحث اور نزاع صغریٰ ہی میں ہوتا ہے چنانچہ مولوی صاحب بھی اشاعۃ جلد ۲۱ صہ ۱۲۹ پر اقرار کرتے ہیں کہ صغریات ہی محل نزاع ہیں۔" آپکی دلیلوں کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ مصنف تفسیر (خاکسار) حدیث سے منکر ہے (یہ تو ہوا صغریٰ) اور منکر حدیث اہلحدیث سے خارج ہے (یہ ہوا کبریٰ جس میں کسی کو نزاع نہیں) اب ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مولوی صاحب کے صغریات حضرات منصفوں کی خدمت میں پیش ہوئے اور انہوں نے مولوی صاحب کے برخلاف فیصلہ دیا۔

ان امور کا ثبوت خود مولوی صاحب کی تحریر سے ہوتا ہے۔ آپ میری برخلافی میں دلیلیں لکھکر فرماتے ہیں کہ "ان دلائل ثلاثہ کے صغریات کو ہم خط اسمی حافظ عبداللہ صاحب آرہ میں ثابت کر چکے ہیں۔" صہ ۱۳ ج ۲۱-

اس کلام ہدایت التیام سے ثابت ہوا کہ جن صغریات کے متعلق منصفوں کا فیصلہ آپ نے تسلیم فرمایا ہے وہ صغریات آپ کے خط اسمی حافظ عبداللہ صاحب (رئیس منصف) میں ملتے ہیں بہت خوب! اب ہم نے یہ دکھانا ہے کہ یہ خط حضرات منصفین کی خدمت میں پیش بھی ہوا یا نہیں۔ بحمد اللہ اس کے ثبوت کے لئے بھی ہمیں کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ مولویصاحب موصوف خود ہی لکھتے ہیں:-

"بعد اختتام جلسہ (مدرسہ احمدیہ آرہ) مہتمان جلسہ کا ایک خاص مجمع ہوا جس میں منصفین ثلاثہ فیصلہ آرہ اور چار اشخاص اور شامل تھے اور یہ قرار پایا کہ پہلے خط خاکسار بنام حافظ عبداللہ صاحب پڑھا جاوے اُس کے بعد ثنا ءاللہ کے اہلحدیث ہونے یا نہونے پر بحث کی جاوے جب وہ خط پڑھا جاتا تو مہتمان جلسہ سے ایک صاحب کہیں کہیں بولتے تو خاکسار جواب دیتا۔" (صہ ۲۵۶ ج ۲۱)

مولویصاحب کی اس عبارت سے یہ تو بخوبی ثابت ہوا کہ جس خط میں آپ کے صغریات مرقوم تھے وہ خط حضرات منصفان کے سامنے پڑھا گیا۔ اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ آپکے اُن صغریات کو منصفوں نے کس عزت کی نگاہ سے دیکھا۔ آپ خود ہی اسی صفحہ (۲۵۶) پر لکھتے ہیں کہ:-

"وہ دو ثالث ثلاثہ منصفین فیصلہ آرہ نے یہ کہا کہ یہ عبارات محتملۃ المعانی ہیں لہذا اُن سے مدعا راقم خط (یعنے خود بدولت کا مطلب کہ مصنف تفسیر منکر حدیث ہے) ثابت نہیں ہوتا۔"

غنیمت ہے کہ اس تحریر میں مولویصاحب دو منصفوں کی رائے کو اپنے برخلاف ہونیکا تو اعتراف کرتے ہیں مگر تیسرے جو منصف ہیں آئی مجلس میں تحریری فیصلہ دیا تو اسپر تینوں کے دستخط ثبت ہیں کہ مولویصاحب کا مدعا ثابت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مولویصاحب نے جلد ۲۱ اشاعۃ میں تمام علما آرہ کو بڑے زور سے کوسا ہے اور خوب جی کھولکر جب

عادت شریفہ بے نقط سنائی ہیں۔

ناظرین! ہم نے جو عبارات مولوی صاحب کی نقل کی ہیں انہیں کسی طرح سے اپنے ہم و اجتہاد کو دخل نہیں دیا بلکہ مولوی صاحب کے اصل اقرار کو پیش کر کے نتیجہ بتلایا ہے لیکن مولوی صاحب اپنی کبر سنی کی وجہ سے بھول جاتے ہیں اور خواہ مخواہ ہٹ نہیں چھوڑتے جسکا نتیجہ اُن کے حق میں اچھا نہیں اور نہ ہوگا۔

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مولوی صاحب نے چونکہ حضرات علماء آرہ کو میرے معاملہ کے متعلق منصف مانا ہوا ہے اس لئے بحکم شریعت (اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ وعدہ پورا کرو) مولوی صاحب کو چون چرا کی گنجائش نہیں۔ مگر وہ کرتے ہیں اس لئے ہمیں بھی کہنا پڑتا ہے کہ ؎

ہم ہی تا کے تیری بے مروتی کریں یاد نہ ٭ او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

لطیفہ حیرت افزا۔ مولوی صاحب میری مخالفت میں ایسے کچھ حواس باختہ ہوئے ہیں کہ آپ کو خود بھی معلوم نہیں کہ کیا کہہ رہے ہیں اور پبلک آپکے مضامین کو کس عزت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ناظرین اہلحدیث اور دیگر حضرات خوب واقف ہیں کہ یہ خاکسار گو اپنے اسوال بدکیوجہ سے کیسا ہی پُر از معاصی ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کی ارادت اور مرزائیت تو کبھی اسے خواب میں بھی نہیں آئی۔ مرزا صاحب قادیانی نے میری مخالفت سے چیخ کر میری موت اور مصیبت شدیدہ کا مباہلہ کیا۔ میں نے مرزا کے رد میں خاص ایک رسالہ **مرقع قادیانی** ماہوار جاری کر رکھا ہے۔ غرض اسوقت پنجاب اور ہندوستان میں اگر میں یہ کہوں کہ مرزا کی مخالفت میں سب سے اول نمبر میں ہوں تو غالباً یہ دعوے مبالغہ پر مبنی نہوگا۔ چکڑالوی یعنی اہل قرآن کے رسالہ نماز کا جواب بھی میں ہی نے دیا اور کسی عالم نے اس طرف رُخ بھی نہیں کیا۔ مگر مولوی صاحب کی صداقت کا اندازہ کیجیو کہ اشاعۃ جلد ۲۱ کے صفحہ ۱۲۷ اور صفحہ ۲۰۵ پر میرے لئے چار لقب اختیار کئے ہیں یعنی معتزلہ اور نیچری ان دو کو باکل ہی بلا تیر سرو سامان کہ مجھ کو **مرزائی اور چکڑالوی** بھی بتایا ہے جسکو دیکھکر میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا ؎

کس کی منت میں گنوں آپکو بتلا اے شیخ ٭ تو کبھی گبر بجھے۔ گبر مسلماں مجھکو

یہ ہے ان مولانا صاحب کی کبر سنی کا اثر جس سے گورنمنٹ کا اصول پنشن بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ انہی مولوی صاحب نے اشاعت جلد ۲۱ میں میری دیانت امانت اور اخلاق پر بھی حملہ کیا ہے جس کے جواب دینے میں مجھے شماتت اعدا کا خیال مانع ہے اس لئے میں اسی پر قناعت کرتا ہوں ؎ بدم گفتی و خورسندم۔ عفاک اللہ۔ نکو گفتی۔

آخری التماس۔ مولانا صاحب کی خدمت میں ایک التماس کرتے ہیں کہ خدارا اب تو اس درماندہ قوم کے حال پر رحم فرماویں اور تفرقہ پر تفرقہ نہ بڑھا دیں۔ تبلیغ اور انتقام نفسانی میں فرق کیا کریں۔ تبلیغ سے تفرقہ نہیں ہوتا۔ خدا آپکا خاتمہ بخیر کرے۔

خاکسار سے اگر آپکو کوئی شبہ اختلاف ہے تو یا تو حسب معاہدہ قدیم علماء آرہ کے اس فیصلہ کو تسلیم فرماویں یا حسب معاہدہ جدید منصفان جدید سے فیصلہ کرائیں اور اگر اُس معاہدہ کے فسخ کا حیلہ تراشتے ہیں تو اس کے فیصلہ کے لئے جناب مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری یا جناب حافظ عبد المنان صاحب وزیر آبادی کو آپنے ایک خط میں منصف بنانے کی بھی اجازت دی تہی مولوی صاحب موصوف کو تو آپ سے ... میرا جای بتاتے ہیں اسلئے جناب حافظ صاحب کو میں اس تصفیہ کے لئے منصف مانتا ہوں اگر حافظ صاحب بھی (بقول آپکے) میاں فیروز الدین صاحب کی طرح انکار کریں تو مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل ہوشیارپور یا ڈاکٹر سید جمال الدین صاحب ساکن پشاور کو آپ منظور کریں منظوری کے ساتھ ہی وجوہات فسخ معاہدہ میرے پاس بھیجدیں میں انکا جواب لکھکر میاں فیروز الدین صاحب معتمد خط و کتابت کو دیدونگا۔ لیکن آپ یا میں اسکے مجاز نہیں کہ منصف سے کسی قسم کی خط و کتابت یا ملاقات کریں۔ اگر آپنے یہ بھی نہ کیا اور خواہ مخواہ کا تفرقہ رکھا تو شائد مجھے بھی آپکے مقابلہ کی طرف خاص توجہ کرنی ہوگی بس آپ بہوش رکھئے! ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کو میرے مباہلہ کی اثر کا اعتراف

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے میری مواخذات سے چیخ کر بجائے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دیدیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا یا اُسپر کوئی موت کے برابر مصیبت آویگی۔ خدا کی شان اس مباہلہ کے بعد مرزا صاحب پر طرح طرح کی آفتیں نازل ہوئیں آپکا عزیز فرزند مبارک احمد ستمبر گذشتہ میں مر گیا۔ جس سے مرزا صاحب کی کمر کو ایسا صدمہ پہنچا کہ موت سے بدتر جسکی تفصیل ۱۱ اکتوبر کے اہلحدیث میں دکھائی گئی ہے۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ۱۰ نومبر کے بدر اور الحکم میں ایک لمبا سا ہاتھی کے دو کانوں کے برابر اشتہار دیا ہے جسکا ایک حصہ درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ

تبصرہ مجھے اس تحریر کے لئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سُننے والوں کو ان امور پر قائم کروں جن سے

اخبار
اس نام کا ...
جس کے ذریعہ ...
مرزا علم کو دو ...
گیا ہے جس میں ...
کے متعلق ...
علاوہ ہندو ...
حکماء و اطباء ...
بھی درج ہو ...
افسوس ...
کا جواب ...
نوٹ ...
المشتہر
مینیجر اخبار ...

اُن کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور وہ صراط مستقیم پر قائم ہو جاویں۔ مفہوم ہو کہ اس ہفتہ کے اخبار عام میں اس کے پانچویں کالم میں ہی پڑھا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگوں نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخباروں میں بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کر کے یہ رنگ اس پر چڑھایا ہے کہ گویا ان میں سے کسی کا مباہلہ میں فتحیاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے ہم اسجگہ زیادہ لکھنا نہیں چاہتے کیونکہ جھوٹ کی سزا دینے کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے۔ واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس کو کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق و کذب بنایا جاوے کہ اگر اس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھیرے گا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افترا کیا ہے یا صادق کو کاذب ٹھیرانا ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افترا کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جائیں جیسا کہ قرآن شریف ہی سمجھا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت میں عذاب میں شریک ہوں گے جیسا کہ وہ مقابلہ میں شریک ہو گئے ورنہ بموجب حکم آیت لا تزر وازرۃ وزر اخریٰ۔ خدا ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا۔ میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہونچا تھا۔ جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اُس کی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اُس کی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہیں ہوگا جو فوت ہو جائیگا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ دشمن اُس دن خوش ہوگا اور اپنا وار کریگا مگر ساتھ ہی دشمن کے بد انجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی کے نیچے آئیگا اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں گے اور ساتھ اس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تھا کہ انی مع اللہ فی کل حال یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں اور جو اس کی رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجھ پر الہام کیا تھا کہ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔"

عله کیسا سفید جھوٹ ہے اگر یہ الہام تھا تو آپ نے اسکا نکاح کیوں کیا تھا کیا اُس کے خسر ڈاکٹر ستار شاہ سے کوئی پیچ تھا کہ اُسکو بھی صدمہ پہونچایا اگر سچ ہو تو یہ الہام کسی سابقہ تحریر میں دکھاؤ کہ مبارک احمد بالغ ہونے سے پہلے مرجاویگا۔ ورنہ جھوٹے پر لعنت کہو۔

٥-٦ عله دیکھا آپ خود قائل ہیں کہ اس بچے کے مرنے سے آپکی زندگی تلخ ہوئی یعنی آپ پر اور آپکے تمام اہل بیت پر سخت مصیبت آئی اور ہمارا وار آپ پر چلا۔ رہا یہ کہ یہ آپکا الہام ہے سو ہمیں اس سے مطلب نہیں۔ ممکن ہے خدا نے آپ پر حجت قائم کرنے کو کسی طرح سمجھا دیا ہو تاکہ وقت پر آپ کو اس مصیبت سے انکار کی گنجائش نہ رہے مختصر یہ ہے کہ ہمارے مباہلہ میں جو آپ نے موت جیسی مصیبت جھوٹے کے لئے چاہی تھی وہ آپ پر پڑ گئی جس سے آپ کی زندگی تلخ ہو رہی ہے پس بحمد اللہ ہمارے مباہلہ کا اثر آپ پر پیدا ہوا کیا خوب ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں ✦ لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا۔

باقی اشتہار کا جواب آئندہ۔ (اڈیٹر)

عله اہل مقابل کا نام لینے سے کیوں شرماتے ہو تو وہی ہے جسکو مباہلہ کے لئے آپنے بلایا تھا جسکا نام ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔ (اڈیٹر)

عله جھوٹ کہتے ہوئے شرم کرو ہم بھی تو یہ نہیں کہتے کہ مباہلہ میں اولاد کے مرنے کو مدار صدق و کذب آپنے بنایا تھا بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ موت جیسی مصیبت کو بنایا تھا مصیبت ایک مفہوم کلی ہے جس کے افراد کثیر ہیں سے ایک فرد اولاد کی موت بھی ہے جو آپ کو مبارک احمد کے مرنے سے پیش آئی۔ خدا کے علم میں جو تھا وہ ہو گیا اور آپ کو موت کی برابر مصیبت پہونچ گئی جسکا آپ کو بھی اعتراف ہے۔ (اڈیٹر)

عله پھر عبد اللہ آتھم والی پیشگوئی پوری نہ ہونے پر آپنے پادری (ڈاکٹر) مارٹن کے مرنے کو کیوں پیش کیا تھا وہ تو آپکے مقابلہ پر نہ آیا تھا۔ علاوہ اس کے ہم نے تو یہ بتلانا ہے کہ آپ پر مصیبت آئی خواہ وہ اولاد کے مرنے سے آئی یا بیمار کرنے سے ہاں اگر آپکی کوئی ایسی اولاد مرتی جسکے مرنے کا آپ پر کوئی صدمہ نہوتا جیسے مرزا فضل احمد باغی (پسر) کی موت ہوئی تھی تو ہم بھی اسکو مباہلہ کا اثر نہ بتلاتے۔ لیکن جب ایسی اولاد مری ہے کہ اُس کے رنج سے آپکی زندگی تلخ ہو گئی اور جھڑی ہوئی تو ہمارا حق ہے کہ ہم اسکو اپنے مباہلہ کا اثر ظاہر کریں جو خدا کے

مدرسہ احمدیہ آرہ کا سالانہ جلسہ

۷-۸ دسمبر کو مدرسہ احمدیہ کا انتہائی سالانہ جلسہ ہوگا۔ مہتمم صاحب اعلان دیتے ہیں کہ جو صاحب تشریف لانا چاہیں وہ ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دیں مگر ہم مہتمم صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ امسال جلسہ کو معمولی جلسہ ہوا خوانہ بنائیں بلکہ مدرسہ کے لئے کوئی مستقل صورت پیدا کریں حتی المقدور اخراجات میں کفایت شعاری سے کام لیں جلسہ کی آخری شب میں اہلحدیث کانفرنس کے لئے وقت نکالیں اُس شب میں جو حضرات بھی شریک ہوں گے مدرسہ کے متعلق مشورہ کریں۔ غرض اس سال مہتمم صاحب کو بہت سے امور کی جوابدہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے ✦

دسمبر کے موقع قادیان میں ایک مضمون انعامی پانسو روپیہ کا نکلیگا۔ ناظرین اور مرزائی مطلع رہیں۔

اہل فقہ کو سو روپیہ انعام

اہل فقہ کی کذب بیانیاں اور ابلہ فریبیاں سن سنکر ہم اور تمام لوگ حیران اور ششدر ہیں اڈیٹر اور اس کے نامہ نگاراں عجیب ہی کینڈے کے ہیں نہ انکو جھوٹ بولتے ہوئے شرم آتی ہے نہ بہتان لگاتے ہوئے جھجکتے ہیں پچھلے قصے تو ہم کیا سنائیں ۔ ۵ شوال کے پرچہ میں ایک نامہ نگار مولوی عبدالصمد امرتسری کا مضمون نکلا ہے جس میں لکھا ہے کہ :-

"ان (اہلحدیثوں) کا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء علیہم الرضوان کو نعوذ باللہ چوہڑی چماری (یہ لفظ یونہی چھپا ہوا ہے غالباً چوہڑے چمار مراد ہے۔ ایڈیٹر) سے بدتر جانتے ہیں جیسے کہ ان کے امام مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان میں ہے"

اس عبارت کی نسبت ہم اڈیٹر اور اس کے کاذب نامہ نگار کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ہم سے فیصلہ کریں۔ اس فیصلے کے لئے ہم ایک آسان صورت پیش کرتے ہیں جو کسی طرح کی تنازع اور جھگڑے کی نہیں ہے۔ وہ یہ ہے کہ جناب مولانا حاجی احمد علی صاحب حنفی سرہٹی اور جناب مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب حنفی پھلواروی سے فیصلہ کرایا جائے کہ تقویۃ الایمان سے آپکا یہ مدعا ثابت ہوتا ہے آپ تقویۃ الایمان کا نسخہ تاکہ ہر دو منصف صاحبان کی خدمت میں بھیجدیں منصف اپنا فیصلہ دونوں اخباروں کے دفتروں میں بھیجدیں اگر دو منصفوں میں اختلاف ہوا تو جناب مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی حنفی دہلوی سرپنچ ہونگے اگر حضرات منصفین یہ فیصلہ دیں گے کہ نامہ نگار کا مدعا تقویۃ الایمان سے ثابت ہے تو ہم یکصد روپیہ دار اہل فقہ کے اڈیٹر کو انعام دینگے جسکو وہ نصف خود لیں اور نصف نامہ نگار کو دیں۔ اگر نہ ثابت ہوا تو ہم ان سے نقدی کچھ نہ لینگے بلکہ صرف یہی کہ اہل فقہ میں انکو اتنا لکھنا ہوگا کہ ہم نے یہ دعوے جھوٹا کیا تھا اور قرآن شریف میں جو جھوٹے کی سزا ہے ہم اس کے مستوجب ہیں اس فیصلہ کے لئے ہم میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ مربی اہل فقہ کو خاص توجہ دلاتے ہیں دیکھئے ہماری دریادلی کہ ہم تمہاری مسلمہ علماء کو منصف مانتے ہیں ع تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد
لیکن ہم وجدانی طور پر پیشگوئی کرتے ہیں کہ اہل فقہ اور اس کے مفتری نامہ نگار کو منصفی کرانے کی کبھی جرأت نہوگی بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظالمین ۔

امید ہے اہلحدیث کے خریدار بھی کچھ کچھ رقم اہلفقہ کے انعام میں بڑھائینگے تاکہ فیصلہ کی ترغیب ہو۔ ہمارے کرم دوست حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرت السنہ مبلغ صہ روپیہ منشی علم الدین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری مبلغ عہ قاضی دین محمد صاحب مبلغ ہیرو والی علم امرتسر عاہ اور شیخ عبدالسلام صاحب ساکن حال دفتر اہلحدیث امرتسر عہ روپیہ دینگے ۔

علمائے احناف سے چند سوال (رنج برداشتہ)

علمائے احناف اگر سوالات ذیل کے جوابات کافی و شافی دیں تو میں اپنے خیال سے رجوع کر کے سچا و پکا حنفی المذہب ہونے کو طیار رہوں اور بجائے خلعت لینے کے مجیب صاحب کو مبلغ پانچ روپیہ کی خلعت عطا کرونگا اور اگر جواب نہ دے سکیں تو مذہب حنفی سے تائب ہو کر خالص محمدی بنجاویں

سوال اول ۔ تقلید شخصی کی پابندی ائمہ اربعہ کے اقوال سے ثابت ہے یا نہیں؟

سوال دویم ۔ خلفائے راشدین کو اگر ائمہ مجتہدین اربعہ پر فضیلت ہے تو پھر فاضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی تقلید کیوں واجب ہوئی؟

سوال سویم ۔ ابراہیمی مصلیٰ کے علاوہ چار مصلے اور کعبہ میں زاید کرنا قرآن حدیث سے بھی ثابت ہے یا ائمہ مجتہدین نے کہا ہے تو نص صریح سے ثابت کریں؟

سوال چہارم ۔ تقلید شخصی کا رواج تیسری صدی کے بعد سے شروع ہوا تو قبل رواج تقلید شخصی کے مسلمان جو تقلید شخصی یا مذہب معین کے پابند نہیں تھے تو وہ اسلام میں کیسے تھے اور اہل سنت تھے یا اہل بدعت؟

سوال پنجم ۔ اجتہاد ائمہ اربعہ پر منحصر کرنا اور انکے بعد کے علماء سے نفی کرنا فضلنا بعضھم علی بعض نص صریح کے خلاف ہے یا نہیں اور اسپر کوئی دلیل مثل ختم نبوت کے ہے یا نہیں؟

سوال ششم ۔ امام محمد و امام ابو یوسف و دیگر علمائے کبار احناف متقدمین و متاخرین نے امام ابوحنیفہ صاحب کے قول سے ہزاروں جگہ خلاف کیا بلکہ صاف رد کر دیا تو یہ صاحبان غیر مقلدیت کے زد سے بچے یا نہیں؟

السائل محمد سلیم سوداگر ادمونگیر سرائے کہنہ

اولیا کی زندگی اور کرامات

مصری اخبار المؤید کا ایک نامہ نگار جس نے "مغربی" کے نام سے دستخط کئے ہیں لکھتا ہے کہ آجکل مصر میں ذیل کے سوالات پر نہایت گرم بحثیں جاری ہیں (۱) کیا اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں؟ (۲) کیا ان کے مرنے کے بعد ان سے مدد مانگنا جائز ہے؟ (۳) کیا ان کی قبروں کو بوسہ دینا اور ان کے آستانوں پر پیشانیاں رگڑنا درست ہے؟ (۴) کیا ان کے مزاروں پر چڑھاوے چڑھانا اور اس چڑھاوے کا کھانا جائز ہے؟ (۵) کیا اولیاء اللہ بعد مرنے کے اپنے اصلی جسموں اور اصلی اعضاء اور حواس کے ساتھ زندہ رہتے ہیں؟

ہم اب سے پہلے اولیاء کی کرامات پر مضامین لکھ چکے ہیں اس کے بعد ہم نے لکھا تہا کہ مزاروں پر جانا اور اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور دنیاوی ضرورتوں کے پورا کرنے کی اُن سے درخواست کرنا اسلام کا طریقہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ طریقہ ایام جاہلیت کا ہے اگر مزاروں پر لوگ معمولی طور سے جائیں اور ایسی کوئی حرکت اُن سے ظہور میں نہ آئے۔ تو ہم اس کو بُرا نہیں سمجھتے لیکن جب وہ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے اسلام کے عظیم الشان رکن یعنی توحید میں خلل آئے تو ہم اسکو اسلام کی رُو سے ناجائز سمجھتے ہیں اور اس کو نہایت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

اولیاء اللہ منجملہ علماء اسلام کے تہے جنہوں نے لوگوں کے اخلاق و عادات کی اصلاح کرنے پر کمر باندہی تہی اور چاہتے تہے کہ اخلاقی زندگی کی رُوح اُن کے قالبوں میں پہونکیں۔ اس کام کے انجام دینے کے بعد وہ مر گئے۔ مگر اُن کے طریقے اُن کی تصنیفات اُن کے خیالات اور اُن کے اقوال نہیں مرے۔ وہ بدستور زندہ ہیں اور اُنپر عمل کرنے سے لوگ اب بہی اُسی طرح فائدہ اُٹھا سکتے ہیں جس طرح کہ اُن کی زندگی میں فائدہ اُٹھاتے تہے۔ اُن کے مرنے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ غور کرو اور سوچو کہ اُن سے پہلے سرور کائنات پر بہی موت طاری ہو چکی ہے۔ حضرت عمر نے محبت کے جوش میں آکر کہدیا تہا کہ آں حضرت کی وفات نہیں ہوئی۔ مگر حضرت ابوبکر نے اُن کو سمجہایا اور کہا کہ خدا فرماتا ہے "محمد ایک رسول ہیں اور اُن سے پہلے بہی بہت سے رسول گذر چکے ہیں" اگر اولیاء اللہ مرے نہیں تہے تو لوگوں نے انکو کیوں نہلایا؟ کیوں انکو کفن پہنایا؟ کیوں انکی جنازے کی نماز پڑہی؟ کیوں انکو زمین میں دفن کیا؟ اگر اس کے بعد بہی کوئی شخص اُن کے مرنے میں شبہ کرتا ہے تو اسکا کیا علاج ہے۔

جو لوگ اس بات پر یقین رکہتے ہیں کہ اولیاء اللہ اپنی قبروں میں اپنے اصلی جسموں اور اپنے تمام اصلی حواسوں کے ساتھ زندہ ہیں انکا یہ اعتقاد قدیم بت پرست یونانیوں کے اعتقاد سے مشابہ ہے۔ وہ بہی اپنے دیوتاؤں اور بہادروں کی نسبت یقین کرتے تہے کہ اُن کو موت نہیں آئی بلکہ وہ زندہ ہیں۔ وہ بہی اُن سے اسی طرح منتیں اور مرادیں مانگتے تہے جس طرح آجکل کے نادان مسلمان اپنے مرے ہوئے بزرگوں سے دنیوی حاجتیں طلب کرتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ جب اولیاء اللہ سے ایسی التجائیں کیجاتی ہیں جو صرف خدا ہی کے حضور میں کیجا سکتی ہیں تو اس کے معنے یہی ہیں کہ وہ اُن کو خدا سمجہتے ہیں یا خدا کی مثل جانتے ہیں جیسا کہ اہل یونان اپنے دیوتاؤں اور اپنی قوم کے بہادروں کو سمجہتے اور جانتے تہے بلاشبہ یہ نادان لوگ ظاہری طور پر خدا کا لفظ اولیاء اللہ کی نسبت نہیں بولتے مگر جب کہ اُن کا برتاؤ اولیاء اللہ کے ساتھ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ خدا کے ساتھ ہونا چاہئے اور وہ اُن میں خدا کی بعض صفات کا وجود بہی تسلیم کرتے ہیں جن میں سے ایک صفت دائمی زندگی ہے۔ تو قیامت کے روز یہ خدا کو کیا جواب دے سکتے ہیں۔ نادان مسلمانوں کے یہ خیالات ایام جاہلیت کے خیالات کی یادگار ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا ہے۔ کہ "ایک زمانہ آئیگا جبکہ تم اپنے باپ دادا کی پیروی پہر کرنے لگو گے" آں حضرت کی یہ پیشین گوئی پوری ہو گئی ہے۔

مجہے اس موقع پر ایک لطیف قصہ یاد آیا۔ ایک بہولے بہالے مسلمان بزرگ وقف کے متولی تہے۔ وہ وقف کے روپیہ سے ایک مسجد کے در و دیوار پر بیل بوٹے بنوا رہے تہے اور مسجد کی محراب کو انہوں نے خاص طور سے طرح طرح کے نقش و نگار سے آراستہ کرایا تہا۔ ایک شخص نے انکو اس امر سے منع کیا اور رسول خدا کی ایک حدیث پڑہکر سنائی جسکا مضمون یہ ہے کہ "میری امت کے لوگ آخر زمانے میں مسجدوں کو طرح طرح کی زینتوں اور آرائشوں سے منقش کرینگے" متولی نے جو فی الحقیقت ایک نیک اور صاحب تقوی بزرگ تہے کہا تو پہر مسجد کی آرائش اور مینا کاری میں ضرور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اس سے آں حضرت کی پیشین گوئی کی تصدیق ہو جائیگی۔ اللہ اللہ! کیا مقدس جہالت ہے!! یہ بزرگ نہیں سمجہے کہ رسول خدا نے پیشین گوئی کے پیرائے میں لوگوں کو عبرت دلائی ہے اور اُن کو تنبیہ کی ہے کہ وہ ایسی حرکت نہ کریں اس کی مثالیں احادیث اور قرآن مجید میں بہت سی ہیں اور یہ فصاحت اور بلاغت کا ایک دلنشین اور مؤثر طریقہ ہے۔ عام بول چال میں بہی باپ بیٹے سے کہتا ہے "خدا کی قسم تو جوا کہیلنے اور شراب پینے سے ہرگز باز نہیں آئیگا جبتک کہ فلاں جوئے باز اور شرابی سے ملتا رہیگا" ظاہر ہے کہ باپ کے اس کہنے سے اس کے سوا کوئی مقصد نہیں ہے کہ بیٹا شراب پینے اور جوا کہیلنے سے باز آئے۔ وہ کب چاہتا ہے کہ بیٹا اس کی قسم کو پورا کرے اور اُس کی پیشین گوئی کو سچا کر دکہائے۔ اس کا مطلب تو اس قول سے بیٹے کو تنبیہ کرنا اور ہدایت کرنا ہے۔ اور بس۔

اسی طرح اُس حدیث کے معنوں پر خیال کرنا چاہئے جس میں آں حضرت نے پیشینگوئی فرمائی ہے کہ تم پہر اپنے باپ دادا کی پیروی کرنے لگو گے۔ اس سے بہی آں حضرت کو تنبیہ کرنی اور عبرت دلانی مقصود ہے اور یہ امر جتانا منظور ہے کہ اسلام نے جاہلیت کے جن خیالات اور عقائد کو تم سے دور کر دیا ہے انہیں خیالات اور عقائد کو تم پہہر اختیار کر لوگے اور یہ ایک عبرت انگیز بات ہے۔ اب سوچو اور غور کرو کہ جس طرح لوگ ایام جاہلیت میں اپنے بزرگوں اور دیوتاؤں کو زندہ یقین کرتے تہے اسی طرح نادان

...کا مال
...ینہ سفید۔ اسکا رنگ ...ہے۔ متمول لوگ موسم ...ن چادر کو پہنتے ہیں اوّل ...ہے اور سردی کو پاس تک ...دیتی۔ بیشک شاہانہ لباس ...روں کے لئے زینت ہے۔ ...عرض ۱گز قیمت ۱۷ روپے
...پشمینہ نسواری۔ یہ بہی ...ہے۔ اس کی ہوتے ہوئے ...اثر نہیں کر سکتی۔ ...رنگ سفید ہے ...کا رنگ سواری ...ت ہی خوبصورت معلوم ہوتا ...گز عرض۔ قیمت ۱۴ روپے
...پشمینہ سبز۔ یہ بہی بہت ...سفید پوش لوگ اسکو جانتے ...ہیں اسکا بہی رنگ سفید ہے ...سبز ہیں۔ یہ بہی بہت عمدہ ہے ...لوم ہوتا ہے۔ طول ۷ گز ...قیمت ۱۳ روپے
...چونکہ ہاتھ سے بنا جاتا ہے ...شین کے مال سے بدرجہا ...پائدار ہوتا ہے۔ خریدار ...ہیں۔
...مطلک کے خریدار
...منیجر انڈین شال ایجنسی
...سر۔ گڑہ کلھم

ahmadimuslim.de

فرقہ سنوسیہ اور اسلامی خطرہ

گزشتہ سے پیوستہ

(اس مضمون کا کچھ حصہ یکم شوال کے اہلحدیث میں نکل چکا ہے)

اور اس کی تمہید اور ضروری نوٹ بھی اسی پرچہ میں لکھے گئے ہیں ناظرین پڑھنے سے پہلے اس پرچہ کو دیکھ لیں تو مفید ہوگا۔ (ایڈیٹر)

اُس کی اولیات میں سے ایک کارنامہ یہ تہا کہ اُس نے بہ حصول فرمان سلطان ٹرکی مصر و بنغازی کی سرحد پر واحہ سیواح کے شمال و مشرق میں بہ مقام جربوب جسکا دوسرا نام جنبوب بھی ہے ایک مستحکم قلعہ نما زاویہ تیار کیا جو اگرچہ اب تو نہیں لیکن کچھ دنوں پہلے تک گروہ سنوسیہ کا صدر مقام تہا۔ جربوب میں اُس نے آلات حرب اور گولی بارود کی تیاری کے لئے کارخانے قائم کئے اور سامان جنگ اور رسد کے ذخیرے اور گودام بنائے۔ یہاں وہ اندرون ملک کے سرداران و شیوخ قبائل سے خراج میں ہاتھی دانت۔ غلام اور شتر مرغ کے پر وصول کرتا تہا۔ یہیں شمالی ساحل کے غیر معروف اور مخفی بندرگاہوں سے اُس کے پاس ہتھیاروں اور گولی بارود کے ذخیرے آتے رہتے تھے۔ یہیں بورنو۔ شمالی و مغربی افریقہ ٹمبکٹو اور صوبجات صحرائے اعظم کے حجاج مکہ جاتے ہوئے اُس کے فیوض برکات سے مستفیض ہونے کے لئے ہر سال جمع ہوتے تھے۔

خدا جانے اس پُراسرار صحرائی قلعہ کا نقشہ کیا ہوگا جو قلعہ ہی نہیں بلکہ اس حیرت انگیز گروہ کی جا۔ پناہ۔ مندی۔ دارالاسلام۔ خانقاہ اور پایہ تخت سبھی کچھ ہے۔ جس کی فوجی پیشقدمی کسی دن افریقہ میں یورپ کو پیام اجل سنانے والی ہے۔ اس کی چاردیواری کے اندر کا منظر حقیقت میں ہیبت زا اور ہوشربا ہوگا۔ اسے کوئی معمولی شہر نہ سمجھو بلکہ یہ زمانہ حال کا مدینہ ہے اور وہ اُبلتا ہوا چشمہ ہے جس سے ممکن ہے کہ ایک ایسا سیلاب بہ نکلے جو ویسا ہی بلکہ اُس سے بھی زیادہ زبردست ہو جس نے آج سے کئی سو سال پہلے یثرب سے پھوٹ کر مشرقی دنیا کو جل تھل کر دیا تہا۔ بہرحال اس شہر کے نقشہ اور حالات کا اندازہ مغربی تصور پر چھوڑا جاتا ہے کیونکہ کسی یوروپین نے آج تک اس کی گلیوں میں قدم نہیں رکہا اور کوئی یوروپین آنکھ اس وقت تک اُس کی دیواروں کو نہیں دیکھ سکی۔ تین اشخاص (ڈنجل۔ ڈوبریرا اور دالعفس) اسنے البتہ اس بات کا بیڑا اُٹھایا مگر منزل مقصود تک پہونچنے سے کوسوں پہلے سنوسیوں نے ان بیچاروں کو اُلٹے پاؤں واپس کر دیا۔ دیسی جاسوس جو مختلف گورنمنٹوں کی طرف سے مخبری کرنے کے لئے بھیجے گئے۔ اون میں سے ایک بھی جیتا بچا نہ لوٹا۔

جربوب میں محمد ہر سال مقدمین یعنی قبائل کے سرداروں کو سال آئندہ کے طرز عمل اور کاروائیوں کے متعلق بحث اور مشورہ کرنے کے لئے جمع کیا کرتا تہا۔ اُس نے اپنے مختلف زاویوں کے مابین سلسلہ رسل و رسائل قائم کرنے کے لئے متعدد ہرکاروں کی چوکیاں بٹھا رکھی تھیں۔ اور اہم خبروں کے جلد پہنچ جانے کا انتظام بھی اسی طریقہ پر کر رکھا تہا۔ اس کے علاوہ اُس نے رجسٹر بھی تیار کرائے تھے۔ جن میں جماعت سنوسیہ کے ہر فرد کا نام درج ہوتا تہا۔

اس حسن انتظام کی بدولت سنوسیوں کی طاقت بے حد بڑھ گئی جس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ سنہ ۱۸۷۴ء میں محمد نے ایک فرمان نافذ کیا جس میں امیرالمومنین سلطان عبدالحمید خان کو دول یورپ سے گہرے تعلقات رکھنے کی پاداش میں دائرہ اسلام سے خارج کیا گیا تہا۔ اس فرمان کے نفاذ کے تھوڑے ہی دن بعد سلطان کا انتقال ہو گیا اور اس واقعہ نے محمد کے اقتدارات کا پلہ اور گراں کر دیا۔

فرقہ سنوسیہ کے اثر اور طاقت کی ترقی اس سرعت سے ہوئی کہ سنہ ۱۸۸۱ء میں ان کے جو زاوئے موجود تھے اُن کی تعداد ایک سو بیس سے اوپر تھی۔ یہ خانقاہیں دنیائے اسلام کے قریب ہر حصہ میں پھیلی ہوئی تھیں۔

خیال تہا کہ ماہ نومبر ۱۸۸۲ء میں یعنی چودھویں صدی کے آغاز پر محمد کوئی جنگی اعلان کرے گا لیکن وہ تاریخ بلا کسی مجاہدانہ کارروائی کے گزر گئی جس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ محمد کی دوربینی نے اس موقع کو قبل از وقت سمجھا اور یہ جان لیا کہ بالفعل کسی وسیع پیمانہ پر کامیابی کی توقع محال ہے۔ چند سال ہوتے ہیں کہ محمد کا انتقال ہو گیا۔ مرتے دم تک اُس نے جہاد کی کسی وسیع پیمانہ پر اجازت نہ دی جس کی وجہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی۔ موجودہ شیخ اُسی کا بیٹا ہے جس کے حالات اگرچہ بہت کم معلوم ہیں لیکن جو کچھ معلوم ہوا ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ محمد کے نقش قدم پر چل رہا ہے اور جو اصول اُس کے باپ نے قائم کئے تھے اُنہیں پر جوش استقلال اور تعقید سے کاربند ہے۔

میں بہ وضاحت ثابت کر چکا ہوں کہ محمد غیر معمولی قابلیت کا شخص تہا۔ شیخ اول یعنی اپنے باپ کی طرح وہ بھی التقدس کی ایک پُراسرار چادر میں ہر وقت لپٹا رہتا تہا۔ خراسان کے نقاب پوش مدعی نبوت (ابن المقنع) کے مانند اپنے مریدان خاص کے سامنے بھی وہ چہرہ پر نقاب ڈالے رہتا تہا اور کنج تنہائی میں زہد و ورع کے ساتھ زندگی بسر کرتا تہا اور اگرچہ تمام اسلامی دنیا اُس کی معتقد تھی لیکن اس کے پیروؤں اور مریدوں کے دلوں پر اُس کی عظمت۔ ہیبت اور عزت کا سکہ جما ہوا تہا۔ اُس کی تعلیم و تلقین کے مطابق اُس کے مرید تا بحد امکان یہ نہیں ظاہر ہونے

نیچے آدمیوں کا تعلق سنوسی جماعت سے ہے۔ اسی طرح کی دوسری اسلامی جماعتوں کی مانند اُن کی کوئی ایسی علامت ہے جس سے وہ شناخت ہو سکیں۔ طریقہ سنوسیہ کا پیرو فری میسن کی طرح اپنے پیر بھائی پر خفیہ اشارات کے ذریعہ سے اپنے آپ کو ظاہر کر سکتا ہے اور تیسرے شخص کو یہ بھی معلوم نہیں ہونے پاتا کہ اس کا کوئی تعلق اس زبردست جماعت سے ہے۔

سلسلہ سنوسیہ کے پیرو شرع محمدی کی پابندی سختی سے کرتے ہیں اور بعض دفعہ تو ایسی سخت احتیاط سے کام لیتے ہیں کہ ہنسی آتی ہے مثلاً ان میں سے بعض سفید قند اس بنا پر نہیں کھاتے کہ ممکن ہے کہ جن ہڈیوں کی راکھ سے شکر صاف کی جاتی ہے وہ ایسے جانور کی ہوں جو شرع شریف کے مطابق حلال ذبح کیا گیا ہو یہ لوگ نہایت سادہ اور خشک زندگی بسر کرتے ہیں اور ہر شخص نے اپنے آپ کو مقاصد طریقہ سنوسیہ کی تکمیل کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ زاویوں میں تمام زاویوں اور رسالوں پر لفظ اللہ داغ دیا جاتا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ یہ وقف اسلام ہیں جب کوئی شخص نیا نیا اس سلسلہ میں شریک ہوتا ہے تو اسے دنیاوی لذتوں کے ترک کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ نفیس و پُر تکلف لباس اور زیورات کے استعمال کی ممانعت ہے۔ البتہ ہتھیاروں کی آرائش جائز قرار دی گئی ہے کیونکہ یہ ہتھیار جہاد میں کفار کے خلاف کام آنیوالے ہیں۔

اس وقت تمام برطانوی مقبوضات واقع مشرقی و مغربی سواحل افریقہ اور نیز مصر و سوڈان میں نہایت سرگرمی کے ساتھ یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ کل مسلمان افواج کو سلسلہ سنوسیہ میں داخل کر لیا جائے۔ چونکہ مغربی ساحل متعدد کاروانی راستوں کے باعث شمالی ساحل سے زیادہ ملا ہوا ہے لہذا سنوسی وعظ و تلقین کا سلسلہ مشرقی ساحل کے مقابلہ میں بہت پہلے سے جاری ہے اور اس کا اثر بھی وہاں نسبتاً بہت زیادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس بیان میں غلطی کو مطلق دخل نہیں کہ ہر سال سلسلہ سنوسیہ کے صدہا پیرو اس غرض سے بطور سپاہی کے بھرتی ہوتے ہیں کہ فوج میں اپنے اغراض و مقاصد کی اشاعت کریں۔

میرا خیال ہے کہ اس تحریک کی جڑ مغربی ساحل پر اس مضبوطی سے جم گئی ہے کہ محال ہے کہ کسی دیسی کمیشن یافتہ یا غیر کمیشن یافتہ افسر یا سپاہی کی نسبت وثوق کے ساتھ یہ کہا جا سکے کہ یہ شخص سلسلہ سنوسیہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ بالکل ممکن ہے کہ جس غیر کمیشن یافتہ فوجی افسر پر اُس کے بالادست کو سب سے زیادہ بھروسہ ہے یا جو سپاہی ہر وقت اپنے افسر کی اردلی میں رہتا ہے یا جس کا ہی کو بھرتی ہو کر دس پندرہ سال کی مدت گذر چکی ہے اُس نے فوجی ملازمت محض اس غرض سے اختیار کی ہو کہ سنوسی مقاصد کی اشاعت کرے اور اپنے درجہ اور عہدہ کے اثر اور اپنی دیرینہ ملازمت کے رسوخ کو اسلام کے پیغام کے دوسروں تک پہنچانے میں صرف کرے۔ افریقہ کے اس حصہ کے حالات کا مجھے ذاتی تجربہ تو نہیں لیکن ایک ایسے شخص نے جو کوئی بات اس وقت تک نہیں کرتا جب تک اس کا حرف حرف تول نہیں لیتا مجھے یقین دلایا ہے کہ شیخ سنوسی کے منہ سے اگر "جاہدوا فی سبیل اللہ" کے الفاظ آج نکلیں اور جرابوب کی بارود سے پٹی ہوئی میگزین کی سرنگ کو کل فتیلہ دکھایا جائے تو ہماری مسلمان فوج کے کم از کم پچھتر فی صدی سپاہی فوراً علم بغاوت بلند کریں۔

میری ان باتوں سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں اپنے مغربی افریقہ کے سپاہیوں کی آبرو پر حرف لانا چاہتا ہوں۔ حاشا کہ میرا مقصود یہ نہیں ہے۔ بہت سے خونریز معرکوں اور بہت سی جانفرسا لڑائیوں میں انہوں نے اپنی جاں نثاری اور جانبازانہ بہادری کا ثبوت دیا ہے۔ جرأت۔ زحمت کشی اور تہور کے سخت سے سخت امتحانوں میں وہ ہمیشہ پورے اُترے ہیں۔ میرا اصلی مطلب یہ ہے کہ دوسری جنگجو اور مردانہ اقوام کی طرح بجائے ایک گورے رنگ کی کافر قوم کی حکومت کے جو دوسرے براعظم کی رہنیوالی ہے اور جو خیالات و عقائد میں اُن سے بالکل مختلف ہے وہ اُس قوم کی حکومت بدرجہا زیادہ پسند کرینگے جو مذہب قومیت اور رنگ میں اُن کے ساتھ اشتراک رکھتی ہو اور اگر غور سے دیکھا جائے تو اُن کی یہ ترجیح کچھ بیجا بھی نہیں۔ یہ نتیجہ بدیہات کی قبیل سے ہے۔ سکھوں ہی کو لو جن کی قوم جان نثاری اور اعلیٰ درجہ کی مردانہ صفات کے لحاظ سے نظیر کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ جس سکھ سے چاہو پوچھ لو۔ وہ گورے کو بلا تامل صاف صاف یہی جواب دے گا کہ گو سکھ انگریزی راج کے مداح اور اُس کے وفادار خادم ہیں۔ لیکن اگر اونہیں خود مختار سکھ حکومت کے قائم کا موقعہ ہاتھ آئے تو فوراً ہر سکھ باغی ہو جائے۔ غرض اس طبعی میلان کے لحاظ سے نہ سکھ ملزم قرار دئے جا سکتے ہیں نہ کالے افریقی سپاہی۔ اور کوئی اونہیں الزام دے تو دے میں تو نہ دونگا۔ (باقی آئندہ)

دیگر کاروبار میں مصروفیت کی وجہ سے مولوی صاحب اس ہفتہ فتوے نہیں لکھ سکے۔ منیجر۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے اخراجات کیواسطے سندھ کے مسلمانوں نے دس ہزار روپے چندہ جمع کر لیا ہے (شاباش ہمت مردانہ)

بارودی کارخانہ بڑودہ میں کھلنے والا ہے اس کا نام مہاراجہ صاحب کی ایک ... کے نام پر ہوگا۔

محکمہ تفتیش جرائم کے ایک انسپکٹر نے ژلام واقع وسط ہند میں جادو مکرجی کو گرفتار کیا ہے۔ یہ شخص سیرامپور کا باشندہ اور کئی سالوں سے جعل کا مرتکب ہوتا رہا ہے۔ زیادہ تر ریلوے کی رسیدیں بناکر لوگوں کا مال چھڑا لیا کرتا تھا۔

گزشتہ سال ایسے کی ہنڈیوں کی تحقیقات کے لئے جو ہم نام و ہم خبر دی گئی تھی ہے۔ وہ ۲۳ ہزار ۹ سو فٹ کی بلندی تک پہنچ گئی ہے۔

مسٹر ہارڈے نے انڈین ہوم رول لیگ کمیٹی کی اس درخواست کے جواب میں کہ سزا یہ ہندوستان سے منسوخ ہو جانی چاہیئے کہا کہ عدالتوں کی کارروائیوں میں دست انداز نہیں ہونا چاہتا۔

قسطنطنیہ کی ایک تار برقی مظہر ہے کہ ایشیائے کوچک میں مالی مشکلات اور گرانی کے سبب سے سخت دنگے فساد ہوئے ایک گروہ نے نانبائیوں اور آٹا پیسنے والوں کے کارخانے لوٹ لئے ہیں۔ سپاہ نے فساد دور کیا۔ آٹھ شخص زخمی ہوئے۔ بیروت کے ایک جم غفیر نے برآمد آرد کے خلاف سخت اظہار ناراضی کیا۔ جس سے آٹا باہر جانے سے رک گیا۔

کثرت باراں کی وجہ سے نیلگری اور جنوبی ہند کی ریلوے لائن کئی مقامات پر بہہ گئی ہے۔ ٹوٹی کورن اور کولمبو کے مسافروں کو دیر تک وہاں ٹھہرنا پڑا۔ (اندا ای شاں کہیں حد سے زیادہ خشکی کہیں طغیانی)

کانپور میں کئی چور ایک یوروپین لیڈی کے خوابگاہ میں گھس آئے۔ شور مچانے پر ان کے شوہر اور ایک اور صاحب آ گئے۔ ایک چور زخمی کیا گیا۔ اور دوسرا لوگوں نے بھاگتے وقت گرفتار کر لیا۔

کابل سے قندہار کی سڑک براہ غزنی تیار ہونی شروع ہوگئی ہے۔ اس سے چھکڑے اور گاڑیاں گزر سکینگی۔ جب یہ مکمل ہو چکیگی تو قندہار سے ہرات کی سڑک بننی شروع ہو جائیگی۔ سفر مینا کی ایک رجمنٹ اس کام میں مصروف ہے۔

ایران کی حالت خوشگوار نہیں ہے۔ شیراز کے متصل فسادات ہوئے۔

۲۵ نومبر سے ۵ دسمبر تک روزانہ چار گھنٹے آریہ سماج لاہور میں مذہبی کانفرنس ہوگی ہر مذہب کے علماء اپنی اپنی الہامی کتاب کا ثبوت دینگے۔ جناب مولوی ابوالوفاء صاحب بھی شریک ہونگے۔

امساک باراں کی شکایت کرتے کرتے اب تو شکایت بھی بھول گئی۔ خدا اپنے بندوں پر رحم فرمائے۔

کانپور میں ایک قسم کا مرض استسقا نمودار ہوا ہے جس میں کئی آدمی مبتلا ہو چکے ہیں

آخری تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ جگادھری کے ریلوے تصادم میں دو درجن مسافر ہلاک اور اسی قدر زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں سے بھی چند ایک بعد میں ہلاک ہوگئے ہیں۔ مال گاڑی کا یوروپین ڈرائیور تصادم کی یہ وجہ بیان کرتا ہے کہ ویکیوم بریک کے بگڑ جانے کی وجہ سے میں نے انجن کی دو نوسیٹیوں کے ذریعہ ہر چند کوشش کی کہ گارڈ گاڑی کو ٹھہرانے کا انتظام کرے مگر وہ متنبہ نہ ہوا جس سے گاڑی سٹیشن سے نکل گئی اور سامنے کی آنیوالی مسافر گاڑی سے ٹکرا گئی۔

سمرقند پار کے علاقہ میں بھی خشک سالی کا اثر نمودار ہو گیا ہے۔ گھاس کم ہوتی جاتی ہے۔ اور چشمے خشک ہو رہے ہیں۔

ہز آنر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے حضور وائسرائے کی منظوری سے امرتسر چھاؤنی کے مکانوں پر یکم نومبر ۱۹۰۷ء سے صفائی کا ٹیکس عائد کر دیا ہے جو ۴ روپے ایکڑ ماہوار تک ہوگا۔

اسلامیہ کالج لاہور میں یوروپین پرنسپل کے تقرر کی تجویز تھی مگر انجمن حمایت اسلام لاہور کی کالج کمیٹی کے جلسہ منعقدہ ۱۰ نومبر میں فی الحال یہ تجویز نامنظور ہوئی (بڑی خوشی کی بات ہے)

تہران سے ۱۱ نومبر کا پیام تار مظہر ہے کہ پارلیمنٹ نے بجٹ پاس کر دیا۔ کمی نکال دی گئی جس سے صورت حالات بہتر ہو گئی ہے۔

جلالتمآب سلطان کے حکم سے مکہ معظمہ میں ایک وسیع مہمان خانہ غریب حاجیوں کے لئے تعمیر کرایا گیا ہے جس میں چھ ہزار حاجی بے تکلف قیام کر سکتے ہیں۔

المؤید لکھتا ہے کہ قسطنطنیہ سے ایک سلطانی سفارت افغانستان کو روانہ ہونے والی ہے۔ جس میں نہایت مشہور ترک انشاپرداز عطوفتلو نظیف سرو بری بھی شامل ہے۔ اس سفارت سے مقصد یہ ہے کہ دونو سلطنتوں میں دوستی اور اتحاد کے تعلقات مستحکم کئے جائیں۔

مراکو کی حالت اب قابل اطمینان ہے۔

انجمن اسلامیہ مظفرنگر کا سالانہ جلسہ ۲۹-۳۰ دسمبر کو ہوگا۔

لالہ لاجپت رائے اور سردار اجیت سنگھ رہا ہوکر لاہور پہنچ گئے۔

مومیائی

کے متعلق قیمتی اور زبردست شہادات

عالیجناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری کی قابل قدر رائے

"یہ مومیائی میں نے خود استعمال کی ہے۔ جسم اور دماغ کو طاقت بخشتی ہے خصوصاً ضعف کے وقت بہت مفید ہے" (اخبار اہلحدیث ۱۹ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۲ کالم ۳)

جناب عبد الصمد صاحب عبد اللہ پور سے تحریر فرماتے ہیں

تسلیم۔ میں نے ۵ جون کو آپ سے ایک چھٹانک مومیائی منگوائی تھی اور وعدہ کیا تھا کہ اگر آپ کی دوائی حسب تحریر ثابت ہوئی تو ہمیشہ آپ سے ہی ادویات منگوایا کرونگا۔ الحمد للہ کہ آپ کی مومیائی بینظیر ثابت ہوئی اسلئے ایفاء وعدہ مجھپر فرض ہوا۔ آپ ساڑھے آٹھ روپیہ کی مندرجہ ذیل ادویات بھیجیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ایک صاحب منٹو نائٹھ بھنجن سے لکھتے ہیں ایک اور دو تولہ مومیائی اور بھیجیں میں آپ کا پرانا خریدار ہوں۔

مومیائی کے مختصر فوائد:۔ مقوی باہ۔ مولد خون۔ مقوی دماغ دور کر جریان منی۔ ابتدائی سل ودق کے دفعیہ کے لئے اکسیر ہے۔ نوجوان۔ بوڑھے بچے۔ عورت ہر ایک کے لئے یکساں مفید ہے قیمت فی چھٹانک عہ آدھ پاؤ ہے

ہرنی سٹ اس میں تین شیشیاں ہیں ایک شیشی برقی روغن کی جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی شکست رگوں کا پانی خارج ہوجاتا ہے۔ ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہوجاتی ہے اور خون کا دورہ ہوکر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہوجاتا ہے اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے دماغی کمزوری کا ازالہ ہوکر بدن میں خون بڑھتا ہے اور طاقت پیدا ہوجاتی ہے قیمت سٹ عہ

ہاضمہ کی گولیاں امراض معدہ کے لئے نہایت مفید قیمت عہ

المشتہر

مینیجر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر کٹرہ قلعہ

کتبخانہ ثنائی

تفسیر ثنائی:۔ پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ تفسیر کے دو کالم ہیں۔ ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں۔ دوسرے کالم میں ترجمہ کے لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے۔ نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ باید وشاید۔ تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہ ہو۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں سے پانچ سردست تیار ہیں جلد ششم زیر طبع ہے۔

- جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت عا
- جلد دوم سورہ آل عمران ونساء " عا
- جلد سوم سورہ مائدہ سے تا اعراف " عا
- جلد چہارم تا سورہ نحل چودہ پارہ " عا
- جلد پنجم تا سورہ فرقان " عہ

پانچوں جلدیں اکٹھی لینے سے ایک روپیہ رعایت ... علاوہ محصول ڈاک

الہامی کتاب:۔ ویدا ور قرآن کے الہامی ہونے پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ تمام مباحث کا خاتمہ قرآن شریف کے الہامی ہونے کا مکمل ثبوت قیمت ۱ر

تغلیب الاسلام مکمل:۔ مباحثہ دھرمپال نو آریہ کی تہذیب الاسلام کی چاروں جلدوں کا نہایت معقول ومدلل جواب۔ چار جلد قیمت عہ

ترک اسلام:۔ مباحثہ دھرمپال کے ترک اسلام کا نہایت مدلل ومعقول جواب قیمت ۶ر

اسلام اور برٹش لاء:۔ قانون انگریزی اور آئین اسلامیہ کا مقابلہ کرکے آئین اسلامیہ کی فضیلت ثابت کی گئی ہے قیمت ۳ر

المشتہر

مینیجر اہلحدیث امرتسر کٹرہ سفید